يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ (القرآن)

فضائل واحکامِ روزہ

مؤلف: محمد حمزہ عثمان قریشی قادری

خانقاہ قادریہ فریدیہ رضویہ
ایل ۲۷۰ سیکٹر ۵ بی نارتھ کراچی

عرض مؤلف

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے رسالہ "فضائل و احکام روزہ" لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی اس میں روزے سے متعلق اہم اور بنیادی مسائل اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھے گئے ہیں، جن کا جاننا ایک مسلمان کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔

اس میں جو خوبی آپ کو نظر آئے وہ میرے شفیق والدین مرشد کریم اور اساتذہ کرام کی تربیت کا نتیجہ ہے اور جو خامی نظر آئے وہ میری کم علمی کا نتیجہ ہے۔

آخر میں اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اس میں کسی بھی قسم کی غلطی نظر آئے تو فوراً مطلع فرمائیں تا کہ اس غلطی کو درست کیا جاسکے

اپنے تاثرات اور غلطی کی نشاندہی کے لیے اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔03102526300

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو اپنی والدہ محترمہ ،والد ماجد محمد عثمان قریشی قادری عطاری، مرشد کریم قبلہ امیر اہل سنت آفتاب قادریت مہتاب رضویت ولی نعمت یادگار اسلاف حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اور جمیع اساتذہ کرام کے نام منسوب کرتا ہوں۔

احقر العباد محمد حمزہ عثمان قریشی قادری عطاری

19/4/2021 بمطابق 6 رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ

فضائل روزہ

☆قرآن کریم کی روشنی میں☆

روزے کی فرضیت اور اسکا مقصد:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ (القرآن)

تشریح: اس آیت سے درج ذیل باتوں کا علم ہوتا ہے:

☆مسلمانوں پر روزے فرض ہیں۔

☆روزہ قدیم عبادت ہے کہ پچھلے تمام انبیاء کرام کی امتوں پر بھی فرض تھے۔

☆روزے کا مقصد تقویٰ اور پرہیز گاری کا حصول ہے۔

روزہ دار کاٹھکانا جنت:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ ٱلْجَنَّةَ هِىَ ٱلْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾

ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو بیشک اسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔(القرآن)

تشریح: روزہ دار اپنے آپ کو خواہشاتِ نفس سے روکتا ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے آپ کو خوہشات نفس سے روکے اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ . (متفق علیہ)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے"۔(بخاری و مسلم)

☆احادیث مبارکہ کی روشنی میں☆

برکت والامہینہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ (سنن نسائی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان آیا، یہ برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق پہنا دیے جاتے ہیں اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا، وہ بیشک محروم ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی آمد پر خصوصی اہتمام فرماتا ہے اور اپنے بندوں پر خوب نوازشات فرماتا ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ اس بابرکت مہینے کی قدر کریں اس میں اپنے رب عزوجل کو راضی کرنے کے لئے عبادات کا خصوصی اہتمام کریں۔ اور اس مہینے کی وہ مبارک رات جو ہزار مہینوں سے افضل ہے وہ لیلۃ القدر ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے، اور اپنے بندوں کو انعامات اور بخشش کے پروانے عطا فرماتا ہے۔

آمد رمضان پر امام الانبیاء ﷺ کا خطبہ:

عَن سَلمَانَ الفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَومٍ مِن شَعبَانَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَد أَظَلَّكُم شَهرٌ عَظِيمٌ، شَهرٌ مُبَارَكٌ شَهرٌ فِيهِ لَيلَةٌ خَيرٌ مِن أَلفِ شَهرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيلِهِ تَطَوُّعًا، مَن تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصلَةٍ مِنَ الخَيرِ كَانَ كَمَن أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَن أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَن أَدَّى سَبعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهرُ الصَّبرِ، وَالصَّبرُ ثَوَابُهُ الجَنَّةُ وَشَهرُ المُوَاسَاةِ، وَشَهرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزقُ المُؤمِنِ، مَن فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثلُ أَجرِهِ مِن غَيرِ أَن يَنتَقِصَ مِن أَجرِهِ شَيءٌ قُلنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: يُعطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَن فَطَّرَ

صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ (مشکوۃ المصابیح)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا "اے لوگوں! تم پر عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ مہینہ برکت والا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام تطوع (یعنی سنت ہے) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستّر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے، اُس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں سے کچھ کم ہو"۔ ہم نے عرض کی رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا، جس سے روزہ افطار کروائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا، جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اُس کا اوّل (پہلا عشرہ) رحمت ہے اور اس کا وسط (دوسرا عشرہ) مغفرت ہے اور اس کا آخر (تیسرا عشرہ) جہنم سے آزادی ہے جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے، اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا"۔

تشریح: اس حدیث پاک سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئی۔

☆ نبی رحمت ﷺ کا رمضان المبارک کے مہینے کی پیشگی اطلاع دینے میں اس کی عظمت اور فضیلت کا اظہار ہے اور مسلمانوں کو اس کی عبادات کے لیے تیار کرنا مقصود ہے۔

☆ جس طرح درخت یا چھت بندے کو اپنے سایہ میں لے کر سورج کی تپش سے بچا لیتے ہیں ایسے ہی ماہ رمضان مؤمن کو اپنے سایہ میں لے کر دنیاوی و آخروی عذابات سے بچا لیتا ہے۔

☆روزہ دار کو افطار کروانے والے کو تین فائدے حاصل ہوتے ہیں (1) گناہوں سے بخشش (2) دوزخ سے آزادی (3) روزے کا ثواب۔ خیال رہے کہ روزہ افطار کروانے سے روزے کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر اس روزہ رکھنے کا فرض ساقط نہیں ہوتا، لہذا کوئی شخص لوگوں کو افطار کروا کے خود روزے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

روزے کی جزاء:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يصخب وفإن سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم کے ہر نیک عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزے کے سوا، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک فرحت و خوشی تو اس کے افطار کے وقت ہے جبکہ ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہے، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، اور روزہ ڈھال ہے، جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی اور ہذیان سے اجتناب کرے، اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں"۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ " مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح" میں لکھتے ہیں:

"اس عبارت کی دو قراتیں ہیں **اجزی معروف** اور **اجزی مجہول** یعنی روزہ کا بدلہ میں براہ راست دونگا، میں دینے والا روزے دار لینے والا جو چاہے دوں۔ اس کی جزا مقرر نہیں یا روزہ کا بدلہ میں خد ہوں یعنی تمام عبادت کا بدلہ جنت ہے اور روزے کا بدلہ جنت والا رب ہے۔"

☆فرض روزہ نہ رکھنے پر وعید احادیث مبارکہ سے☆

بد بخت شخص:

عَن جَابِرِبنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ "مَن اَدرَکَ رَمَضَانَ وَلَم یَصُمہُ فَقَد شَقِیَ" (معجم الاوسط)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ماہ رمضان کو پایا اور اُس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (بد بخت) ہے"۔

رمضان کے روزے کا بدل نہیں:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ، لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ" (ترمذی شریف)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بغیر شرعی رخصت اور بغیر بیماری کے رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو چاہے پھر وہ پوری زندگی روزے رکھتا رہے وہ اس رمضان کے روزے کا بدل نہیں ہو سکتے"۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے روزے:

حضرت آدم علیہ السلام، چاند کی 13, 14 اور 15 تاریخ کے روزے رکھتے تھے۔ (کنز العمال)

حضرت نوح علیہ السلام، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

حضرت داوٗد علیہ السلام، ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت سلیمان علیہ السلام، تین دن مہینے کے شروع میں تین درمیان میں اور تین دن آخر میں یعنی اس ترتیب سے مہینے میں نو دن روزہ رکھتے تھے کبھی نہیں چھوڑتے تھے (ابن عساکر)

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے (ابن عساکر)

روزہ کے احکام

روزے کی تعریف:

مسلمان کا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع سے روکے رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔

روزے کی اقسام:

روزے کی اولاً چار اقسام ہیں، پھر ہر ایک کی مزید دو، دو قسمیں ہیں (اس طرح روزے کی کل آٹھ اقسام بنتی ہیں):

☆فرض		☆واجب		☆مکروہ		☆نفل	
معین	غیر معین	معین	غیر معین	تنزیہی	تحریمی	سنت	مستحب

ان اقسام کی وضاحت و مثالیں:

۱۔فرض معین: رمضان کے مہینے کے تمام روزے (رمضان کے علاوہ کوئی روزہ فرض نہیں)۔

۲۔فرض غیر معین: رمضان کے قضاء اور کفارے کے روزے۔

۳۔واجب معین: نذر معین کا روزہ (جیسے: اس طرح نذر ماننا کہ، اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں 6 رجب کا روزہ رکھوں گا

۴۔واجب غیر نذر مطلق کا روزہ (جیسے: اس طرح نذر ماننا کہ، اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں روزہ رکھوں گا) اور ایسا نفلی روزہ جس کو رکھ کر توڑ دیا ہو اس کی قضاء کا روزہ۔

۵۔مکروہ تنزیہی: جسے شریعت پسند نہ کرے (جیسے: صرف ہفتے کا تنہا روزہ رکھنا، صوم دہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، صوم سکوت یعنی چپ کا روزہ، صوم وصال یعنی بلا افطار لگاتار روزے رکھنا)

۶۔مکروہ تحریمی: یہ کل پانچ ہیں (عید الفطر یعنی یکم شوال کا روزہ اور ایام تشریق یعنی 13، 12، 11، 10 ذوالحجہ کے روزے)

نوٹ: ماقبل ذکر کردہ روزوں کے علاوہ، سال کے بقیہ تمام دنوں کے روزے نفل ہیں، ہاں اگر کوئی شخص اپنی لاعلمی کی وجہ سے کسی نفلی روزے کو لازم سمجھ کر رکھتا ہے تو گنہگار ہو گا (اور یہ روزہ **اس شخص معین کے لئے** بدعت قرار پائے گا لہذا اسکی

حکمت و محبت کے ساتھ اصلاح کرنا ضروری ہے تا کہ درست نیت کے ساتھ وہ عمل صالح جاری رکھے نا کہ بیزار ہو کر نیکی سے ہی محروم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

۷۔ سنت روزے: وہ نفل روزے جن کا رکھنا نبی رحمت ﷺ سے ثابت ہے۔ (جیسے: ☆یوم عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ کا روزہ ☆عاشورا یعنی 9 اور 10 محرم الحرام کا روزہ ملا کر رکھنا (اگر کوئی 9 کا روزہ ساتھ نہ ملا سکے تو پھر وہ 11 محرم کا روزہ رکھ لے تا کہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے ☆پیر کا روزہ، وغیرہ)

۸۔ مستحب روزے: وہ نفل روزے جو سنت کے علاوہ ہیں سب مستحب ہیں (جیسے: ☆شب برأت کا روزہ، ☆شب معراج کا روزہ، ☆ایام بیض یعنی چاند کی 15،14،13 تاریخ کے روزے، ☆شوال کے چھ روزے، وغیرہ)

نیت کا بیان:

☆نیت دل کے پختہ ارادے کا نام ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے تا کہ زبان و دل میں موافقت رہے۔

☆نیت مادری زبان یا عربی زبان دونوں میں کرنا جائز ہیں۔ مگر عربی میں نیت اس وقت معتبر ہو گی جبکہ معنی بھی جانتا ہو۔

☆فرض معین، واجب معین اور نفل (یعنی سنت اور مستحب) روزوں کی نیت غروب آفتاب سے دوسرے دن ضحوہ کبریٰ یعنی زوال کے وقت تک کر سکتے ہیں۔ (مثلاً: رمضان کا روزہ ہے اور طبیعت ناساز ہے تو سحری کے بعد کھانا پینا ترک کر دیا لیکن روزے کی نیت نہ کی کہ اگر طبیعت درست رہی تو روزہ رکھ لو نگا ورنہ نہیں تو اگر طبیعت بہتر ہو گئی اور زوال سے پہلے روزے کی نیت کر لی تو روزہ درست ہو جائے گا)

☆مذکورہ روزوں کے علاوہ بقیہ تمام روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے تک کرنا ضروری ہے ورنہ روزہ نہ ہو گا۔

☆تمام روزوں کی نیت ایک ساتھ نہیں ہو سکتی سب کی علیحدہ علیحدہ نیت کرنا ضروری ہے۔ (جیسے: رمضان کا چاند دیکھا اور پورے 30 روزوں کی نیت کر لی تو اس نیت کا اعتبار نہیں بلکہ ہر دن کے روزے کی علیحدہ علیحدہ نیت کرنی ہو گی)

☆سحری کرنا بھی نیت کے قائم مقام ہے جبکہ روزہ رکھنے کے لئے سحری کی ہو، اگر روزہ نہ رکھنے کا پختہ ارادہ ہو اور پھر سحری کی تو یہ سحری نیت کے قائم مقام نہیں۔

☆روزہ ٹوٹنے کے لئے روزہ توڑنے والے کسی عمل کا پایا جانا ضروری ہے صرف توڑنے کی نیت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وقت کا بیان:

☆روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے۔

☆روزے کا تعلق وقت سے ہے نا کہ اذان یا سائرن سے، لہذا اگر صبح صادق کا وقت داخل ہو گیا تو اذان ہو یا نہ ہو روزہ شروع ہو گیا کھانا پینا ترک کرنا ضروری ہے ورنہ روزہ نہ ہو گا۔(افطار کا بھی یہی قاعدہ ہے)

روزے کی شرائط اور اس کے احکام:

روزے کی چھ شرائط ہیں:

احکام	شرائط
کافر پر روزہ فرض نہیں، کافر پر اولاً ایمان لانا فرض ہے پھر اس کی طرف دیگر احکامِ شرع متوجہ ہونگے۔	ا۔ مسلمان ہونا۔
(دائمی پاگل یا مجنون یا وہ سالم عقل والا جس پر پورا مہینہ جنون یا بے ہوشی طاری رہی ہو)	۲۔ عاقل ہونا۔
(نابالغ پر روزہ فرض نہیں، البتہ تعلیم شرع کے لئے شریعت کے حکم کے مطابق والدین پر لازم ہے کہ ۷ سال کی عمر سے بچے کو روزے کی عادت ڈالیں اور 11 سال کی عمر کو پہنچنے پر اگر اس کا جسم روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور اس کے لئے ضرر کا سبب نہ ہو تو اس کو سختی سے روزہ رکھوائیں)	۳۔ بالغ ہونا۔
(شرعی مسافر پر روزہ فرض نہیں لیکن رکھنا بہتر ہے)	۴۔ مقیم ہونا۔
(ایسا بیمار جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہو اس پر فوری روزہ فرض نہیں جب تندرست ہو جائے تو اس پر روزے کی قضاء واجب ہو گی اور اگر صحت کے لوٹنے کی امید ہی نہ ہو تو روزے کا فدیہ ادا کرے گا)	۵۔ تندرست ہونا۔
(حائضہ اور نفاس والی عورت پر روزے فرض نہیں بلکہ اس کا روزہ رکھنا، نماز پڑھنا، قرآن کا چھونا، تلاوت قرآن (بطور قرآن) کرنا اگرچہ دیکھ کر ہو یا بغیر دیکھے، سب کچھ سخت حرام ہے، البتہ ذکر و اذکار جاری رکھ سکتی ہے بلکہ جاری رکھنا چاہیے تاکہ عبادات کی عادت میں سستی نہ ہو)	۶۔ حیض و نفاس سے پاک ہونا

روزے کے مفسدات:

روزہ تین وجوہات سے ٹوٹتا ہے:

ا۔جماع اور اس کے ملحقات سے۔

۲۔ جسم کے منافذ کے ذریعے کسی چیز کا معدے یا دماغ تک پہنچنے سے۔

۳۔قے (الٹی) سے۔

نوٹ: روزہ ٹوٹنے کے لئے روزہ یاد ہونا بنیادی شرط ہے،روزہ دار اگر بھول کر مفسدات میں سے کسی عمل کو اختیار کر بھی لے تو روزہ نہیں ٹوٹیگا البتہ یاد آنے پر فوراًترک عمل واجب ہو گا ورنہ روزہ ٹوٹ جائیگا۔

جماع اور اس کے ملحقات کے مسائل:

☆جماع یعنی زوجین کا آپس میں تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

☆حالت روزہ میں زوجہ کے بوسہ لینے یا گلے لگانے کے سبب **اگر انزال ہو گیا تو** روزہ ٹوٹ جائیگا(ورنہ نہیں)۔

☆مشت زنی یعنی اپنے ہاتھ سے خود پر غسل واجب کر لینے سے بھی روزہ ٹوٹ جائیگا۔

جسم کے منافذ کے ذریعے کسی چیز کا معدے یا دماغ تک پہنچنے کے مسائل:

منافذ،وہ سراخ جن سے کوئی چیز پار ہو جائے۔منافذ بدن چار ہیں:

ا۔منہ ۲۔ناک کا سراخ ۳۔مقعد یعنی پیچھے کا مقام ۴۔پیشاب کا مقام

☆ منہ کے باہر سے کچھ بھی کھانے،پینے سے جیسے: کھانا،پانی،شربت،پان،گٹکا،تمباکو،نسوار،حقہ،سگار،سگریٹ،وغیرہ(اگرچہ قلیل ہو یا کثیر،بیداری میں یا سوتے میں)،روزہ ٹوٹ جائیگا۔

☆دھاگہ منہ سے توڑا(یا کوئی اور چیز منہ میں رکھی)اور اس کے رنگ سے لعب رنگین ہو گیا تو اس لعب کو نگلنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

☆اگر دانتوں میں کوئی چیز پہلے سے پھسی رہ گئی تھی،اسے **منہ سے نکالے بغیر** اندر ہی اندر نگل لیا اگر چنے کے برابر یا زیادہ تھی،روزہ ٹوٹ جائیگا اور اگر کم تھی تو نہیں ٹوٹے گا۔

☆منہ میں موجود شے (اگرچہ تھوک ہی کیوں نہ ہو) منہ سے نکال کر پھر دوبارا اندر نگل لے تو مطلقاً، روزہ ٹوٹ جائیگا۔

☆سحری کھا رہے تھے کہ سحری کا وقت ختم ہو گیا اور وقت ختم ہونے کے بعد منہ میں موجود شے کا کچھ حصہ نگل لیا، روزہ ٹوٹ جائیگا

☆منہ میں ایسی چیز رکھی جو تھوک میں گھل جاتی ہے (جیسے: چینی)، اس کا تھوک نگلنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

☆دانت یا منہ کے کسی اندرونی حصّے سے خون نکل کر حلق میں چلا گیا اگر حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

☆انسو یا پسینہ دو قطرے سے زیادہ منہ میں گیا اگر اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ پانی کا ناک سے دماغ تک چلے جانے سے، ناک سے دوائی چڑھانے سے، آکسیجن ماسک لگا کر آکسجن لینے سے، انہیلر (وغیرہ) سے اور آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔ (آنکھ میں سرمہ ڈالنا اگرچہ منہ میں اسکا ذائقہ محسوس ہو یا رنگ نظر آئے، روزہ نہیں ٹوٹے گا)

☆حقنہ (یعنی پیچھے کے مقام سے دوا) لینے سے۔

قے (الٹی) سے روزہ ٹوٹنے کے مسائل:

مطلقاً ہر قے (الٹی) روزہ توڑنے والی نہیں بلکہ الٹی سے روزہ صرف اس وقت ٹوٹے گا جب چار شرائط ایک ساتھ پائی جائیں:

۱۔ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ ۲۔ الٹی اپنے کسی عمل سے جان بوجھ کر کی ہو۔ ۳۔ وہ منہ بھر بھی ہو۔

۴۔ کھانا، پانی، سفرا یعنی کڑوے پانی یا خون کی ہو (بلغم کی الٹی سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔

نوٹ: ان شرائط میں سے ایک بھی مفقود ہو گی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر منہ بھر الٹی خد سے آئی اور واپس نگل لی اگرچہ چنے کے برابر ہی ہو، روزہ ٹوٹ جائیگا۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

مفسدات روزہ کی تفصیل سے ہی روزہ نہ ٹوٹنے کی بنیادی صورتیں واضح ہو چکی ہیں، قارئین کی آسانی کے لئے مزید درج ذیل ہیں:

☆بھول کر مفسدات روزہ میں سے کسی عمل کو اختیار کر لینے سے۔ ☆مکھی، مچھر، دھواں یا غبار کے حلق میں چلے جانے سے۔ ☆اگر بتی کا دھواں بغیر ناک سے کھینچے ناک میں جانے سے۔ ☆حجامہ کروانے سے، تیل یا سرمہ لگانے سے، بال یا ناخن کاٹنے سے۔ ☆کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی تھی اسے نگلنے سے۔ ☆دوا کوٹنے سے۔(اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ بھی محسوس ہو) ☆۔**کان کا پردہ سلامت ہو** پھر کان میں دوائی ڈالنے یا پانی چلے جانے سے۔	☆دانت یا منہ میں چنے سے کم کوئی شے رہ گئی اسے نگلنے سے۔ ☆ دانت یا منہ سے خون نکلنے پر حلق میں ذائقہ محسوس نہ ہونے سے۔ ☆حالت روزہ میں بھولے سے کھاتے ہوئے یاد آنے پر فوراً باہر نکال دینے سے۔ ☆سحری کرتے ہوئے سحری کا وقت ختم ہونے پر فوراً منہ کا سب کچھ نکال دینے سے۔ ☆تھوک یا بلغم نگلنے سے۔ ☆احتلام (یعنی سوتے ہوئے غسل واجب ہو جانے) سے۔ ☆خون نکلنے یا نکلوانے سے۔

☆**انجکشن یا ڈرپ یا خون لگوانے** کے سلسلے میں علماء اہل سنت کے دو مؤقف ہیں:

--بعض کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

--بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا۔لہذا عوام کو اختیار ہے(دوسری جانب کے علماء کرام کا ادب واحترام کرتے ہوئے)جس طرف چاہے رجوع کرے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ جب تک بہت اشد ضرورت نہ ہو **انجکشن یا ڈرپ یا خون لگوانے** سے اجتناب کیا جائے۔

روزے کے مکروہات:

روزے کے مکروہات درج ذیل ہیں:

☆گناہ کرنا۔ (حالت روزہ میں گناہ کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے اور اس کی روحانیت کم ہو جاتی ہے)

☆بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا۔ (صحیح عذر ہو تو مکروہ نہیں، مثلاً شوہر ظالم ہے، کھانے میں نمک کم یا زیادہ ہوا تو غصہ کرے گا اس صورت میں عورت کے لئے چکھنے کی اجازت ہے لیکن حلق میں ہرگز نہ جانے پائے)

☆عورت کا بوسہ لینا، گلے لگنا یا چھونا۔ (جبکہ انزال کا اندیشہ ہو، ورنہ مکروہ نہیں)۔

☆خون دینا یا حجامہ کروانا۔ (جبکہ کمزوری کا اندیشہ ہو، ورنہ مکروہ نہیں)۔

☆کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا (یعنی زیادہ پانی لینا)۔ ☆منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا۔

☆استنجا کرنے میں مبالغہ کرنا یعنی نیچے کی طرف زور دینا (عام دنوں میں مکروہ نہیں)۔

☆سحری میں اتنی تاخیر کرنا کہ صبح ہونے میں شک ہو جائے۔

☆غروب آفتاب کے یقین ہونے کے بعد افطار میں تاخیر کرنا۔

روزہ ٹوٹ جانے کے احکامات:

روزہ ٹوٹ جانے کی صورت میں روزہ کی قضاء واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔

وہ روزہ جس کی صرف قضا لازم ہے	وہ روزہ جس کی قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں
وہ روزہ جس میں درجہ ذیل شرائط پائی جائیں:	وہ روزہ جس میں درجہ ذیل شرائط پائی جائیں:
• روزے کی نیت دن میں کی ہو۔	• روزے کی نیت رات میں کی ہو۔
• روزہ خطاً یا اکراہاً توڑا ہو۔ (غلطی سے مجبوری میں)	• روزہ عمداً توڑا ہو۔ (جان بوجھ کر، بلا عذر شرعی)
• روزہ توڑنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا قصد و ارادہ نہ ہو۔	• روزہ توڑنے میں اللہ کی نافرمانی کا قصد و ارادہ ہو۔ (معاذ اللہ)
• کسی ایسی چیز سے روزہ توڑا جس سے طبیعت نفرت کرتی ہو۔ (جیسے: مٹی وغیرہ کھا کر)	• کسی ایسی چیز سے روزہ توڑا جس سے طبیعت نفرت نہ کرتی ہو۔ (جیسے: کولڈ رنک وغیرہ پی کر)
• روزہ توڑنے میں جنایت (جرم) ناقص ہو۔ (جیسے: بوسہ سے انزال ہونا)	• روزہ توڑنے میں جنایت (جرم) کامل ہو۔ (جیسے: قربت کرنے سے)
• روزہ کسی عالم کے کہنے پر توڑا ہو حالانکہ ٹوٹا نہ تھا۔	• روزہ کسی عالم کے کہنے پر نہ توڑا ہو۔
• روزہ توڑنے کا شبہ پیدا ہوا پھر جان بوجھ کر کھا پی لیا۔	• روزہ توڑنے کا شبہ پیدا نہ ہوا پھر جان بوجھ کر کھا پی لیا۔

روزہ کی قضاء: ہر ایک روزہ کی قضاء ایک روزہ ہے۔

روزے کا کفارہ: روزے کا کفارہ تین طرح کا ہے کسی بھی ایک کو اختیار کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا:

☆**ایک غلام آزاد کرنا۔**	غلاموں کا سلسلہ اب ختم ہو چکا لہذا اس پر گفتگو کی حاجت نہیں۔
☆**60(ساٹھ)روزے مسلسل رکھنا۔**	اس میں لگاتار روزے رکھنا شرط ہے لہٰذا اگر درمیان میں ایک بھی روزہ چھوٹ گیا تو تمام روزے نفل ہو جائیں گے اور کفارے کے روزے شروع سے رکھنے ہوں گے۔ البتہ عورت کو اسکے مخصوص ایام کی وجہ سے استثناء حاصل ہے لہذا ان ایام کے آنے کی وجہ سے کفارے میں کوئی خلل نہیں آئے گا، آیام گزر جائیں تو گنتی پوری کرلے (جبکہ ان ایام کے علاوہ کوئی وقفہ نہکیا ہو)۔
☆**60(ساٹھ)مساکین کو دووقت کا پیٹ بھر کھانا کھلانا**	کھانا کھلانے میں چاہیں تو ایک ہی مسکین کو 60 روز تک کھانا کھلائیں یا الگ الگ60 مساکین کو، **مگر یاد رکھیں**، جس مسکین کو صبح کا کھانا کھلایا رات کا بھی اسے ہی کھلانا شرط ہے۔ اسی طرح صدقہ فطر میں چاہیں تو ایک ہی مسکین کو60 دن تک ہر روز ایک صدقہ فطر کا مالک کریں یا الگ الگ 60 مساکین کو، **مگر یاد رکھیں**، کسی مسکین کو ایک ساتھ 60 صدقہ فطر نہیں دیئے جاسکتے (کیونکہ ایک صدقہ فطر لینے کے بعد وہ مسکین ہی نہیں رہا، جب تک کہ صدقہ کی رقم خرچ نہ کر دے)۔ نوٹ: ایک صدقہ فطر ایک کلو920 گرام گیہوں ہے۔

نوٹ: ایک یا ایک سے زائد روزوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہو گا۔ لیکن اسکے لئے ضروری ہے کہ یہ کفارہ دونوں روزوں کے توڑنے کے بعد دیا گیا ہو چنانچہ اگر کسی نے ایک روزہ توڑا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا، پھر دوسرا توڑا تو اب سابقہ کفارہ دوسرے روزے کیلئے کافی نہیں، اس کیلئے الگ دینا ہو گا۔

روزہ نہ رکھنے کے اعذار:

درجہ ذیل صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے:

☆سفر	یعنی جب اپنے شہر کی حدود سے 92 کلومیٹر یا اس سے زائد مسافت کے ارادے سے نکلا ہو اگرچہ سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو۔ (البتہ روزہ رکھنا اس کے حق میں بہتر ہے)۔
☆مرض	مرض عذر ہے جب مریض کو مرض کے بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے یا تندرستکو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں: ☆سابقہ تجربہ ☆موجودہ مشاہدہ ☆کسی ماہر ڈاکٹر کا مشورہ (وہ ڈاکٹر جو غیر فاسق ہو اور روزہ کی اہمیت کو جانتا ہو)۔
☆حمل	حمل عذر ہے جبکہ عورت کو اپنی یا بچے کی جان کے نقصان کا صحیح اندیشہ ہو۔
☆دودھ پلانا	بچے کو دودھ پلانا عذر ہے جبکہ عورت کمزور ہو اور اس کو اپنی یا بچے کی جان کے نقصان کا صحیح اندیشہ یا غالب گمان ہو۔
☆حیض ونفاس	ان ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے (تفصیل اوپر روزے کی شرائط میں گزر چکی ہے)
☆بڑھاپا یعنی شیخ فانی	یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی ہے کہ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے اور آئندہ کسی موسم میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت ملنے کی امید بھی نہیں ہے، تو اسے چھوڑنے کی اجازت ہے البتہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔
☆ہلاکت کا خوف	یعنی بھوک یا پیاس کی اتنی شدت ہو کہ نہ کھایا پیا تو مر جائے گا یا عقل کے زائل ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔
☆کسی کا روزہ نہ رکھنے پر مجبور کرنا	کوئی جبراً روزہ رکھنے سے روکتا ہے تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے (لیکن اگر روزہ رکھے اور صبر کرے تو یہ راہ عظیمت ہے)
☆جہاد	واقعتاً اگر جہاد یا جنگ میں حصہ لیا ہے اور روزے سے کمزوری، دشمن سے مغلوب ہو جانے یا ہتھیار وغیرہ نہ اٹھائے جانے کا خدشہ ہو تو اجازت ہے۔